احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ہفتہ 24 اپریل 2004ء 3 ربیع الاول 1425 ہجری - 24 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 89

ہمیں آخرت مل جائے

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار مجھ سے فرمایا:۔
اے ابن خطاب کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ قیصر وکسریٰ کو اس دنیا کی دولتیں دے دی جائیں اور ہمیں آخرت کی نعمتوں سے مالامال کر دیا جائے۔
میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ مجھے یہی پسند ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب ضجاع آل محمدؐ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ بینن 13

دومنزلہ بیت الذکر کا افتتاح، صدر نیشنل اسمبلی بینن سے ملاقات اور ڈاکٹر سلام انسٹیٹیوٹ کا دورہ

9۔اپریل 2004ء
بروز جمعۃ المبارک

صبح چھ بجے حضور انور نے Portonovo کی بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ یہ Portonovo کی پہلی بیت الذکر ہے۔ اور موجودہ مشن ہاؤس سے جہاں حضور انور کا قیام تھا۔ تین کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ بارہ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے ''بیت التوحید'' Cotonou تشریف لے گئے۔ جہاں ایک بجے حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ٹیلی فون لائن کے ذریعہ MTA پر براہ راست نشر کیا گیا۔

Cotonou میں ''بیت التوحید'' ایک تاریخی بیت الذکر ہے یہاں پہلے کچی بیت ہوا کرتی تھی۔ جنوری 1987ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم بینن تشریف لائے تھے تو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے حکومت نے Cotonou کی سب سے بڑی مسجد کا انتخاب کیا تھا اور قالین وغیرہ بچھائے تھے۔ جب نماز جمعہ کا وقت آیا تو ڈاکٹر صاحب نے پوچھا یہاں احمدیوں کی بیت الذکر کہاں ہے مجھے وہاں جانا ہے تو حکومت کے افسران نے کہا ہم نے نماز جمعہ کیلئے سب سے بڑی مسجد میں انتظام کیا ہے۔ آپ وہاں چلیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا میں احمدیہ بیت الذکر میں جاؤں گا۔ چنانچہ پروٹوکول کو بالائے طاق رکھ کر ڈاکٹر صاحب بیت الذکر پہنچے۔ افسران بھی ساتھ تھے۔ اس وقت یہ بیت الذکر ایک چھوٹی سی خستہ حال بیت تھی۔ جس پر ٹین کی چھت تھی۔ چند آدمی اندر نماز پڑھ سکتے تھے۔ بیت الذکر کی جگہ بھی بہت خراب تھی اردگرد گندا پانی جمع رہتا تھا۔ ہر کوئی دیکھنے والا حیران تھا کہ یہ شخص شہر کی سب سے بڑی مسجد چھوڑ کر اس خستہ حال بیت الذکر میں آیا ہے۔ ڈاکٹر سلام صاحب نے اس بیت الذکر میں نماز جمعہ ادا کی اور جو چند احمدی احباب تھے ان کے ساتھ گھل مل گئے اور باتیں کرتے رہے۔ آج اسی جگہ پر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک وسیع وعریض دومنزلہ بڑی خوبصورت بیت الذکر بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس میں آٹھ صد افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ بیت الذکر مین ہائی وے کے اوپر ہے اور دور سے نظر آتی ہے۔

نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے بیت الذکر کی بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بیت الذکر کی بیرونی دیواروں کو ٹائلز سے مزین کرنے کا پروگرام ہے۔ حضور انور نے فرمایا اب اس کام کو بھی جلد مکمل کروائیں۔

اس کے بعد حضور انور Portonovo میں ایک ابتدائی مخلص احمدی 'راجی' خاندان کے گھر تشریف لے گئے جہاں حضور نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور صدر نیشنل اسمبلی حکومت بینن سے ملاقات کیلئے اسمبلی ہاؤس تشریف لے گئے۔ صدر نیشنل اسمبلی سے ملاقات پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ صدر نیشنل اسمبلی نے حضور انور کی تشریف آوری پر خوش آمدید کہا اور جماعتی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ میں سارے ممبران اسمبلی کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ کے سپریم ہیڈ تشریف لائے تھے۔ ہمارے ان سے بہت اچھے تعلقات ہیں اور میں ہر طرف دیکھ رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ خوب خدمات بجا لا رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ ہمارا یہاں آنے کا مقصد اور ہمارے مذہب کا بھی یہی مقصد ہے کہ انسانیت کو اکٹھا کریں۔ ان سے محبت کریں اور مجھے اچھا لگا ہے کہ یہاں کے لوگوں میں محبت ہے اور مہمان نوازی بھی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ملک ترقی کرے آپ مزید خدمت کر سکیں اور اس کام کو بینن کے لوگوں کیلئے اور آگے بڑھا سکیں۔

آخر پر صدر اسمبلی نے حضور انور کا پھر شکریہ ادا کیا کہ حضور انور نے مجھ سے براہ راست بات کی ہے اور ملاقات کا موقع دیا ہے۔

اس ملاقات کے بعد پریس کے نمائندگان نے انٹرویو لیا۔ جس میں حضور انور نے فرمایا کہ ہماری دوستانہ ماحول میں عام سادہ باتیں ہوئی ہیں۔ نہ ہم سیاسی لیڈر ہیں اور نہ ہی سیاسی باتیں کرتے ہیں۔ انسانیت کی ترقی اور بہبود پر گفتگو ہوئی ہے۔

اس کے بعد شام چھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے انسٹیٹیوٹ تشریف لے گئے جہاں انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر اور وائس ڈائریکٹر نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اس انسٹیٹیوٹ کا نام یہ ہے:۔

Universtie Abomey-Calavi
The Abdussalam International
Centre for Theoretical Physics (Italy)
Institut De Mathematioues
Et De Sciences Physicuss

یونیورسٹی کے ڈائریکٹر اور وائس ڈائریکٹر نے حضور انور کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بینن کے لئے خدمات کو سراہا۔ اس کے بعد حضور انور نے مختصر خطاب کیا اور فرمایا۔ یہاں آنے سے پہلے علم نہیں تھا کہ فارمل خطاب کرنا پڑے گا۔ میں آپ کے اس انسٹیٹیوٹ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ دنیا کے اس ایریا میں ایسا انسٹیٹیوٹ ہے جو Highly کمانڈ کرتا ہے اور آپ جو کوششیں کر رہے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ افریقہ میں بہت پوٹینشل ہے۔ مگر بہت سے وسائل کی ضرورت ہے یہ ایک حوصلہ افزا بات ہے کہ ایسا ادارہ ہے جو اس قوم کے ذہنوں کو جلا بخشتا ہے۔ اللہ کرے کہ یہاں سے سٹاف کو اچھی ایڈمنسٹریشن کی توفیق ملے اور جو طلباء پڑھ رہے ہیں اور جو آئندہ پڑھیں گے ان سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ ملک کا آپ پر حق ہے کہ اپنے ملک کے لوگوں کی خدمت کریں۔ جب اپنی تعلیم مکمل کریں تو باہر جانے سے پہلے کچھ عرصہ ضرور اپنے ملک کی خدمت کریں۔ اگر آپ اپنے ملک کی ایمانداری محنت اور اخلاص سے خدمت کریں گے تو اپنے ملک کو ترقی یافتہ ممالک میں لا کھڑا کریں گے۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اس مختصر خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ اور انسٹیٹیوٹ کے مختلف شعبوں کا وزٹ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔ جہاں حضور انور نے مربیان اور ان کی فیملیز سے ملاقات کی۔ یہ فیملی ملاقاتیں 8-30 بجے تک جاری رہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے ہمسایہ ملک ٹوگو (Togo) سے آنے والے وفد سے ملاقات کی۔ ٹوگو کی 27 جماعتوں سے 68۔افراد پر مشتمل یہ وفد بڑا کٹھن اور تکلیف دہ سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار کیلئے پہنچا تھا۔ ان میں سے بعض لوگوں کی عمریں 70 سال سے اوپر تھیں۔ اس وفد میں خواتین بھی شامل تھیں۔ بعض لوگ 750 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ یہاں راستے بھی خراب ہیں اور ٹرانسپورٹ کا بھی برا حال ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ سب احمدی احباب اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے آئے تھے۔ حضور انور نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور تصویریں بھی کھینچی گئیں اس وفد نے دو دن قیام کیا اور پانچوں نمازیں حضور انور کی اقتداء میں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس وفد سے ملاقات کے بعد حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

☆ ☆ ☆

انگریزی سے ترجمہ: محمد محمود طاہر صاحب

سال 2002ء کے لئے زوآلوجسٹ آف ایئر

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال مقیم امریکہ کو سال 2002ء کا زوآلوجسٹ آف ایئر ایوارڈ دیا گیا۔ دی زوآلوجیکل سوسائٹی آف پاکستان (انجمن حیوانیات پاکستان) کے زیر نگرانی 22ویں پاکستان زوآلوجی کانگرس کا انعقاد مورخہ 16 تا 18 اپریل 2002ء آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی مظفر آباد میں ہوا۔

اس کانگرس میں مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب کو 2002ء کا بہترین زوآلوجسٹ قرار دیا گیا۔ اس موقع پر ان کا تعارف اور کارنامے ریکارڈ کئے گئے۔ اور انگریزی میں درج ذیل خراج تحسین پیش کیا گیا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب 1939ء میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے 1960ء میں گریجوایشن کی اور پھر پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ہی 1963ء میں ایم ایس سی زوآلوجی پاس کیا۔ ایم ایس سی فائنل میں اول آنے پر انہیں طلائی تمغے کا حقدار قرار دیا گیا۔ انہوں نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے 1963ء میں ہی لیکچرار کی حیثیت سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا اور پھر 38 سال بعد اسی کالج سے ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ انہوں نے اس چھوٹے قصبہ میں 38 سال گزار دیئے لیکن عالمی شہرت حاصل کی۔ انہوں نے اپنے آپ کو پاکستان کا واحد ماہر ہوامیات (Herpetologist) یعنی رینگنے والے جانوروں پر تحقیقات کرنے والا ماہر ثابت کیا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے پاکستان کے رینگنے والے جانوروں پر اس وقت کام شروع کیا جبکہ ان جانوروں پر پاکستان میں علم نہ ہونے کے برابر تھا۔ جب 1965ء میں ان کا پہلا تحقیقی مضمون رینگنے والے جانوروں پر ``Biologia`` لاہور میں شائع ہوا جو کہ ان کے M.Sc کے مقالے پر مشتمل تھا اور اس کا عنوان تھا ``Development of Bufo melanostictus``

اس پر ڈاکٹر رابرٹ میرٹنز (Dr.Robert Mertens) نے جرمنی سے ڈاکٹر شریف خان صاحب کو خط لکھا اور زیر تحقیق مینڈک کا نام درست کیا اور Bufo stomaticus درست نام بتایا جس پر ڈاکٹر شریف خان صاحب اور ان کے سپروائزر گزشتہ دو سال سے تحقیقی کام کر رہے تھے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دنیا کے زوآلوجسٹ کی نظر میں خشکی اور تری کے جانوروں کے بارہ میں پاکستان کی کس قدر کم معلومات تھیں۔ ان حالات میں ڈاکٹر شریف خان صاحب نے اپنا تحقیقی کام شروع کیا۔

ڈاکٹر شریف خان صاحب پاکستان میں رینگنے والے جانوروں کے بارہ میں علم کے بانی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے پاکستان کے تقریباً سبھی کونوں میں رینگنے والے اور خشکی وتری کے جانوروں پر کام کیا ہے۔ اور اس تحقیق کے دوران آپ نے 34 نئی انواع واقسام (Species) دریافت کیں جن میں سانپوں کی 11 چھپکلیوں کی 15 اور خشکی وتری کے جانوروں کی 8 انواع شامل ہیں۔

ڈاکٹر شریف خان کے تقریباً 200 تحقیقی مضامین دنیا کے مختلف سائنسی مجلوں میں شائع ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کے رینگنے اور خشکی وتری کے جانوروں کے بارہ میں ان کی دس کتب اردو، انگریزی اور جرمن زبان میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں:

(1) A Color guide to the Amphibians & Reptiles of Pakistan امریکہ سے 2001ء میں شائع ہوئی۔

(2) Die Schlargen Pakistan جرمنی سے 2001ء میں۔

(3) The Snakes of Pakistan جرمنی سے 2001ء میں۔

(4) Amphibians & Reptiles of Pakistan اردو میں 2000ء میں اردو سائنس بورڈ کی طرف سے شائع ہوئی۔

(5) A field guide to the identification of Herps of Pakistan Part I بائیولوجیکل سوسائٹی پاکستان کی طرف سے 1987ء میں۔

6۔ اسی کتاب کا حصہ دوم 1990ء میں شائع ہوا۔

7۔ "پاکستان کے سانپ" اردو سائنس بورڈ

اس کے علاوہ اس موضوع پر تین کتب شامل ہیں۔

ڈاکٹر شریف خان نے تحقیق کے مختلف پراجیکٹس میں WWF پاکستان اور پاکستان سائنس فاؤنڈیشن کے ساتھ کام کیا ہے۔ وہ M.Sc کے متعدد مقالوں کو سپروائز بھی کر چکے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے اپنے تمام جمع شدہ تحقیقی مواد کو نیشنل ہسٹری میوزیم گورنمنٹ کالج لاہور کو عطیہ کے طور پر دے دیا۔ اس مواد میں بے شمار انواع واقسام کے رینگنے والے اور خشکی وتری کے جانور شامل ہیں۔

ڈاکٹر شریف خان نے نوجوان سائنس دانوں کی ایک ٹیم کو تیار کیا ہے۔ جو ان کے مشن کو آگے چلا رہے ہیں۔ آج کل ڈاکٹر صاحب امریکہ میں اپنے بیٹے کے پاس ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔ انہیں زوآلوجسٹ آف 2002ء کا مستحق قرار دینا ان کی اس میدان میں خدمات کا اعتراف ہے۔ یہ ایوارڈ پاکستان کے اس عظیم ماہر ہوامیات (خشکی تری کے جانور کے ماہر) کے لئے ان کے ساتھیوں کی جانب سے اور زوآلوجیکل سوسائٹی آف پاکستان کی طرف سے ایک گرانقدر تحفہ ہوگا۔

سعدیہ مبارکہ صاحبہ صدر لجنہ ولوا لیورجن

لجنہ وناصرات جزائر فجی کا سالانہ اجتماع

دوروزہ سالانہ اجتماع لجنہ وناصرات جزائر فجی مورخہ 17، 18 جنوری 2004ء کو بمقام بیت مبارک ولودا منعقد ہوا۔ اجتماع سے قبل نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ مکرمہ نور جہاں مقبول صاحبہ کی زیر نگرانی مختلف کلاسز اور ہفتہ تعلیم وتربیت منائے گئے اور مکرم ریجنل مربی صاحب کی خدمات لی گئیں۔ مقام اجتماع کو لجنہ و ناصرات نے بھرپور محنت کے ساتھ بینرز اور جھنڈیوں کے ساتھ سجایا۔

مورخہ 17 جنوری کو نیشنل صدر صاحبہ کی زیر صدارت اجتماع کا آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم اور عہد دہرانے کے بعد میزبان صدر صاحبہ مسز افروزہ قسیم بخش صاحبہ نے اپنی تقریر میں سب کو خوش آمدید کہا اور اجتماع کے مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد نیشنل صدر صاحبہ نے افتتاحی تقریر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا لجنہ یو۔ کے کے اجتماع پر پیش کئے گئے خطاب کو پڑھ کر سنایا اور دعا کروائی۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا علیحدہ اجتماع ہوا۔ اس میں محترمہ محمودہ اقبال صاحبہ نے قرآن پاک کی تلاوت، نظم اور عہد دہرانے کے بعد ناصرات الاحمدیہ کی غرض اور دینی علم حاصل کرنے کا مقصد بیان کیا اور دعا کروائی۔

علمی مقابلہ جات

افتتاحی تقریب کے بعد باقاعدہ علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ اس میں حفظ قرآن، قراءت، حفظ نظم، مقابلہ تقریر، اردو ریڈنگ، فی البدیہہ تقریر، پیغام رسانی، کوئز، مشاہدہ معائنہ اور بیت بازی کے مقابلہ جات شامل ہیں۔ لجنات نے بھرپور تیاری کے ساتھ مقابلوں میں حصہ لیا۔ ایک غیر از جماعت فجیئن خاتون نے جماعت کے تعلیمی وتربیتی معیار کو سراہتے ہوئے خوشی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دوسرے دن کا آغاز صبح نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مربی صاحب نے درس دیا۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں مینڈک دوڑ، ایک ٹانگ دوڑ، 100 اور 50 میٹر دوڑ، تین ٹانگ دوڑ، بوری دوڑ، رسہ کشی، روک دوڑ، کینڈل دوڑ، چمچ میں گولی لے کر دوڑنا اور ہائی جمپ شامل ہیں۔

اختتامی تقریب

18 جنوری کو اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ مسز نور جہاں مقبول صاحبہ نے نمایاں پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات اور اعزازی سرٹیفکیٹ سے نوازا۔ اس کے بعد انہوں نے حضور انور کا خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2003ء بحوالہ عہدیداروں کی ذمہ داریاں پڑھ کر سنایا۔ اور کچھ نصائح بھی کیں۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔ امسال کل حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے 119 ممبرات تھی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور یہ تعلیمی وتربیتی لحاظ سے جماعت کی ترقی کا باعث ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تمام کارکنات کو اپنے فضلوں سے نوازے اور تمام ممبرات کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 2 اپریل 2004ء)

اعلان داخلہ

○ ہائیر ایجوکیشن کمیشن نے یونیورسٹی اساتذہ کیلئے سوشل سائنسز، آرٹس اور ہیومینٹیز میں 300 سکالرشپ کا اعلان کیا ہے اہل امیدواران کا انٹری ٹیسٹ بروز اتوار مورخہ 23 مئی 2004ء کو ہوگا نیز درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ بروز ہفتہ 8 مئی 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 18۔ اپریل 2004ء

○ آئی بی اے (بزنس سکول) نے ملک بھر میں نیشنل ٹیلنٹ ہنٹ کا سلسلہ شروع کیا ہے اس سلسلہ میں درج ذیل طلبہ Apply کر سکتے ہیں۔ (i) پچھلے دو سال کے دوران حکومت کے کسی بھی منظور شدہ انٹرمیڈیٹ بورڈ سے انٹرمیڈیٹ / ایف ایس سی / ایف۔ اے / اچ ایس سی کا امتحان پاس کر چکے ہیں (ii) اپنے متعلقہ انٹرمیڈیٹ بورڈ کے امتحان میں آپ کا شمار ٹاپ طلباء میں ہوا ہو۔ (iii) پاکستان کے مستقل شہری ہوں (iv) آئی بی اے کے بی بی اے / بی سی ایس پروگرامز میں شرکت کرنا چاہتے ہوں۔ کوائف 30 اپریل 2004 تک بھجوائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کیلئے جنگ 18۔ اپریل 2004ء (نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 24 اپریل 2004ء	
طلوع فجر	4-00
طلوع آفتاب	5-28
زوال آفتاب	12-07
غروب آفتاب	6-46

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

عِلم تعبیر الرویا اور اس کے عجائبات

قسط اول

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

علم تعبیر کی اہمیت

علم تعبیر الرویا جو قرآن عظیم کی اصطلاح میں ''تاویل الاحادیث'' کہلاتا ہے مذاہب عالم خصوصاً اسلام میں بے شمار وسعتوں پر محیط ہے اور خدا تعالیٰ کے ازلی و ابدی چشمہ علم و عرفان سے فیضیاب ہونے کے باعث زمانہ قدیم سے دائمی حیثیت کا حامل رہا ہے۔ ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام محض خواب کے ایک اشارہ ربانی پر اپنے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلانے کے لئے تیار ہو گئے اور حضرت اسماعیلؑ نے اپنے مولا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے بخوشی اپنی جان کی قربانی پیش کر دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوری زندگی ان کے ایک خواب ہی کے اردگرد چکر لگاتی ہے۔ اسلام میں اذان کا آغاز خواب کا ہی رہین منت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چودہ سو جاں نثار صحابہؓ کے ساتھ صرف خواب ہی کی بناء پر مدینہ سے حدیبیہ کے مقام پر تشریف لے گئے تھے۔

ایک حیرت انگیز واقعہ

تاریخ اسلام میں یہ حیرت انگیز واقعہ بھی ریکارڈ ہے کہ صحابی رسولؐ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ اس وقت آپ کے بدن مبارک پر نفیس زرہ تھی جو کسی نے ان کے جسم سے اتار کر رکھ لی۔ ایک شخص کو حضرت ثابت بن قیسؓ خواب میں ملے اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں۔ تم اسے خواب سمجھ کر خاموش نہ بیٹھ جانا۔ وہ وصیت یہ ہے کہ جب میں شہید ہوا تو ایک آدمی نے میری زرہ اتار لی۔ اس شخص کا خیمہ لشکر کے کنارے پر ہے اور اس کے خیمہ کے پاس گھوڑے بندھے ہیں۔ زرہ پر اس شخص نے ہانڈی ڈھانپ رکھی ہے اور ہانڈی پر پالان۔ تم ہمارے سپہ سالار خالدؓ بن ولید سے کہو کہ وہ میری زرہ اس شخص کے پاس سے منگوا لیں اور جب خلیفۃ الرسولؐ کے پاس جاؤ تو ان سے کہنا کہ اس قدر مجھ پر قرض ہے اور اس قدر میرا قرض فلاں شخص پر ہے اور کہہ دینا کہ میں اپنے فلاں غلام کو آزاد کرتا ہوں۔ میں تمہیں مکرر کہتا ہوں کہ اسے خواب نہ جاننا۔ اس شخص نے جا کر حضرت خالدؓ سے کہا۔ حضرت خالدؓ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس کے خیمہ سے جا کر زرہ لے آئے۔ جب وہ اس کے خیمہ پر پہنچا تو اس کے اندر کوئی نہ تھا۔ اندر جا کر پالان الٹا تو اس کے نیچے ہانڈی نکلی اور ہانڈی کے نیچے زرہ۔ وہ یہ زرہ حضرت خالدؓ کے پاس لے آیا۔ پھر جب مدینہ پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے انہوں نے وصیت بیان کی اور حضرت ابوبکرؓ نے اس پر عمل کیا۔

(ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء حصہ اول از حضرت علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ناشر محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل قرآن ص179-180)

علم تعبیر کی تجدید

سیدنا حضرت مسیح موعود اور حضور کے خلفاء نے جو تجدیدی کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ ان میں علم تعبیر الرویا کی تجدید کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اپنی علم و معرفت سے لبریز کتب اور ملفوظات میں اس علم کے بہت سے گوشوں پر ایسی روشنی ڈالی ہے کہ دن ہی چڑھا دیا ہے۔ آپ کے قلم سے بیشمار خوابوں کی تعبیریں ملتی ہیں جن کو دیکھ کے یوں نظر آتا ہے کہ کوثر و تسنیم کا چشمہ ہے جو پوری شان سے بہہ رہا ہے۔ قدیم بزرگان امت میں سے حضرت علامہ ابن سیرینؒ نے ''منتخب الکلام'' اور ''تعبیر الرؤیا الصغیر'' میں قطب الزمان شیخ العارفین حضرت عبدالغنی نابلسی نے ''تعطیر الانام'' میں حضرت ابوالفضل حسین ابن ابراہیم محمد تفلیسی نے ''کامل التعبیر'' میں۔ حضرت جابر مغربی نے ''کتاب ارشاد'' میں حضرت ابراہیم کرمانیؒ نے ''کتاب دستور'' میں۔ حضرت اسماعیل بن اشعثؒ اور حضرت حافظ بن اسحاقؒ نے ''کتاب تعبیر'' میں اور حضرت خالد اصفہانیؒ نے ''کتاب منہاج التعبیر'' میں نہایت قابل قدر معلومات جمع کر دی ہیں۔ اور ان کی یہ علمی جدوجہد آئندہ نسلوں کو گراں بار احسان رکھے گی کہ انہوں نے ایک ایسے دور میں جب کہ خلافت کا بابرکت نظام جو علم تعبیر کی رو سے خانہ کعبہ کی مثالی شکل میں دکھلایا جاتا ہے۔ (تعبیر الرویا الصغیر از علامہ ابن سیرینؒ) صفحہ ہستی سے معدوم ہو چکا تھا اور تاریکی سی چھا گئی تھی اس آسمانی علم کے چراغ روشن رکھے مگر یہ حقیقت ہے کہ کوئی عالم ربانی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ عہد حاضر میں اس علم کے اندر بھی بہت تغیر ہو چکا۔ دنیا کا نقشہ بدل چکا ہے۔ انسانی قلوب و دماغ اور ارواح زمانہ نئے سے نئے افکار و خیالات اور فلسفوں کی زد میں ہیں اور خصوصاً فرانس کے صنعتی انقلاب اور جمہوریت اور دہریت کے ابھرنے والے سیلاب کے سامنے پہلے علوم ہیچ نظر آتے ہیں اور زمانہ بین الاقوامی سطح پر تقاضا کر رہا ہے کہ کوئی خدا کا فرستادہ اور برگزیدہ زندہ خدا کی زندہ تجلیات کی از سر نو چہرہ نمائی کرے اور قرآن و حدیث کے دوسرے علوم کی طرح علم تعبیر کو بھی ایک سائنس کی حیثیت سے پیش کرے اور اپنے روحانی تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اس کو دنیا پر آشکار کرے۔ سو الحمد للہ حضرت مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ نے اس ضرورت کو نہایت شاندار رنگ میں پورا فرمایا جس پر آپ کا پیدا کردہ لٹریچر گواہ ہے۔ حضور نے نہ صرف اس علم کی اہمیت نمایاں کی بلکہ اس کی ضرورت اور اس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور بتایا کہ قسام ازل نے خوابوں کی استعداد ہر شخص میں رکھی ہے تا کہ خدا کے پاک نبیوں پر ایمان کے لئے حجت ہو اور انسان صداقت کو شناخت کر سکے حضور نے علم تعبیر کے اصولوں، خوابوں میں فرق، نیز کامل مقربان درگاہ الٰہی کے خوابوں کے امتیاز کی واضح علامات بیان کی ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس علم میں ایک خاص دستگاہ بخشی تھی اور آپ نے حضرت مسیح موعود کے پیش فرمودہ علم تعبیر کی جزئیات تک کو ایسا کھول کھول کر بیان فرمایا کہ حیرت آتی ہے بلکہ خاص طور پر جلسہ سالانہ 1917ء پر خاص اسی موضوع پر تقریر فرمائی جو قیامت تک کیلئے مشعل راہ کا کام دے گی۔ آپ نے ایک بار یہ بھی فرمایا:

''یہ ایک قلبی علم ہے اگر اللہ تعالیٰ موقعہ دے تو تعبیر الرویا کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہے۔ قرآنی تعبیر کی کتابوں میں بہت اصلاح کی ضرورت ہے .... یہ کچھ اوپر سے انکشاف ہوتا ہے۔ ظاہر میں پتہ نہیں لگتا۔ اب خواب کے علم میں معلوم ہوتا ہے کہ مفردات کی بجائے مرکبات کا زیادہ دخل ہوتا ہے آج کل رویا مرکب زیادہ ہوتی ہیں ان میں معبر کو مختلف ٹکڑوں سے مختلف نتیجے نکالنے پڑتے ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے اور حضرت خلیفہ اول بھی فرماتے تھے اس علم میں بہت تغیر ہو چکا ہے''

(الفضل 19 جون 1922ء)

حضرت مصلح موعود نے اپنی تفسیر کبیر میں زیر سورۃ وحی، الہام اور رویا کے مضمون پر عارفانہ روشنی ڈالی ہے جو پڑھنے کے لائق ہے۔

ایک پُر عجائب اور پُر اسرار علم

سیدنا حضرت مسیح موعود نے علم رویا کو پر اسرار علم قرار دیتے ہوئے اس کے باریک در باریک سلسلہ کی بہت سی کڑیاں بے نقاب کی ہیں اور فرمایا ہے کہ:

''عالم رویا اور عالم آخرت سراپا متقابلہ کی طرح واقعہ ہیں جو کچھ فطرت اور قدرت الٰہی نے عالم خواب میں خواص عجیبہ رکھے ہیں اور جس عجیب طور سے روحانی امور محسوس و مشہود طور پر اس عالم میں دکھائی دیتے ہیں۔ بعینہ یہی حال عالم آخرت کا ہے یا یوں کہو کہ عالم خواب عالم آخرت کے لئے اسی عکسی آئینہ کی طرح ہے جو ہو بہو فوٹو گراف اتار دکھائے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ موت اور خواب دو حقیقی بہنیں ہیں جن کا حلیہ اور شکل اور لوازم اور خواص قریب قریب ہیں اور اگر ہم اسی زندگی دنیا میں عالم آخرت کے کچھ اسرار بغیر ذریعہ الہام اور وحی کے دریافت کر سکتے ہیں تو بس یہی ایک ذریعہ عالم رویا کا ہے۔ سو دانشمندوں کو چاہئے کہ اگر اس عالم کی کیفیت دریافت کرنا چاہیں تو عالم رویا پر بہت غور اور توجہ کریں کیونکہ جن عجائبات سے یہ عالم رویا بھرا ہوا ہے اسی قسم کے عجائبات عالم آخرت میں بھی ہیں اور جس طور کی ایک خاص تبدیلی وقوع میں آ کر عالم رویا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اس میں یہ عجائبات عالم آخرت میں بھی ہیں اور جس طور کی ایک خاص تبدیلی وقوع میں آ کر عالم رویا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اس میں عجائبات کھلتے ہیں عالم آخرت میں بھی اسی کے مشابہ تبدیل ہے''۔

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 ص159)

13 راکتوبر 1902ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود حسب معمول سیر کو نکلے۔ چند آدمیوں نے اپنے خواب سنائے حضرت اقدس نے فرمایا:

''باطل میں جو تیاریاں حق کی طرف آنے کے لئے ہو رہی ہیں اس کے نظارے دکھائے جاتے ہیں۔ رویا کا بھی عجیب عالم ہوتا ہے جن باتوں کا نام و نشان نہیں ہوتا وہ وجود میں لائی جاتی ہیں۔ معدوم کا موجود اور موجود کا معدوم دکھایا جاتا ہے اور عجیب عجیب قسم کے تغیرات ہوتے ہیں''

(ملفوظات جلد دوم ص338)

عالم رویا اور اس کی تعبیرات کے غیر محدود عجائبات ہیں جن میں سے بطور نمونہ صرف نو کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حقائق تمثیلات کی صورت میں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جن لوگوں کو تاویل رویا کا علم نہیں ان کو ان تعبیرات میں تکلف معلوم ہوگا مگر صاحب تجربہ خوب جانتے ہیں کہ رویا کے بارہ میں اکثر عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ حقیقت کو ایسے ایسے پردوں اور تمثیلات میں بیان فرماتا ہے۔ مسلم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب دیکھی کہ عقبہ بن رافع کے گھر جو ایک صحابی تھا آپؐ تشریف رکھتے ہیں۔ اسی جگہ ایک شخص ایک طبق رطب ابن طاب کا لایا اور صحابہؓ کو دیا اور رطب ابن طاب ایک خرما کا قسم ہے کہ جس کو ابن طاب نام ایک شخص نے پہلے پہل کہیں سے لا کر اپنے باغ میں لگایا تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ تعبیر کی کہ دنیا و آخرت میں صحابہؓ کی عاقبت بخیر وعافیت ہے اور حلاوت ایمان سے وہ خوشحال اور متمتع ہیں۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کے لفظ سے عاقبت نکالا اور رافع خدا کا نام ہے اس سے رفعت کی بشارت سمجھ لی اور خرما کی حلاوت سے حلاوت ایمانی لی اور ابن طاب میں طاب کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں خوشحال ہوا۔ پس اس سے خوشحال ہونے کی بشارت سمجھ لی۔ غرض تعبیر رویا میں ایسی تعبیرات واقعی اور صحیح ہیں''۔

(مکتوبات احمدیہ جلد اول ص 19 و مسلم کتاب الرویا)

ظاہر ہے کہ دنیائے خواب کے ایسے اشارات کو خدا کے عارف بندے مجاہدات کے بعد ہی معلوم کر سکتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

''خواب کے اشارے اس پانی سے مشابہ ہیں جو ہزاروں من مٹی کے نیچے زمین کی تہ تک میں واقع ہے جس کے وجود میں تو کچھ شک نہیں لیکن بہت سی جانکنی اور محنت چاہئے تا وہ مٹی پانی کے اوپر سے بکلی دور ہو جائے۔ اور نیچے سے پانی شیریں اور مصفی نکل آوے۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کو طلب کرنا موجب فتحیابی ہے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 411)

انتشار روحانیت

یہ مسلمہ روحانی اصول ہے جسے حضرت مسیح موعود نے ''ضرورۃ الامام'' میں بھی بالوضاحت بیان فرمایا ہے کہ امام الزمان کے ظہور کے وقت وسیع پیمانے پر سچی خوابوں اور الہاموں کا ایک سلسلہ جاری ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں عام اور خاص دینی اور دنیاوی ہر اعتبار سے انتشار روحانیت ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزار ہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے .... مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو ہوگا''

(ضرورۃ الامام روحانی خزائن جلد 13 ص 474)

اس حقیقت اور صداقت کے ثبوت میں بے شمار واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور خلافت احمدیہ کی عظمت و استحکام میں ہمیشہ ہی رویائے صالحہ کا بھاری عمل دخل رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک سے لے کر آج تک کثیر تعداد ان بزرگوں کی ہے جن پر (۔) کی صداقت بذریعہ خواب منکشف ہوئی۔

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کو خواب میں حضرت مہدی معہود کا حلیہ مبارک دکھایا گیا۔

(عسل مصفّٰی طبع اول ص 184-185)

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسمل مصنف ''ارجح المطالب فی مناقب اسد اللہ الغالب'' کو خواب میں (ایک بزرگ) کی زیارت ہوئی وہ ایک بلند مقام پر رونق افروز ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کو خبر کر دو کہ میں آ گیا ہوں۔ چنانچہ بسمل صاحب اگلے ہی روز حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور داخل احمدیت ہو گئے۔

(الحکم 7/14 نومبر 1938ء ص 7)

مدراس کے ایک بزرگ احمد صاحب 14 اپریل 1907ء کو حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کے واسطے حاضر ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ قادیان آنے سے پہلے میں نے ایک رویا میں قادیان کا پورا نقشہ ہو بہو دیکھا تھا۔ یہ تمام مکانات وغیرہ بعینہٖ دکھائے گئے تھے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 207)

غالباً 1903ء کا واقعہ ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان) کو خواب میں ایک لفافے پر یہ پتہ دکھایا گیا ''زیرک خان محمد نظام الدین مسجد قطب شاہی آصف آباد'' حضرت مفتی صاحب نے اس پتہ پر ایک کارڈ لکھا کہ آپ مہربانی کر کے جواب لکھیں پھر آپ کو مفصل خط لکھا جائے گا۔ کارڈ پوسٹ کر دیا گیا لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ آصف آباد نام کا کوئی ڈاکخانہ نہیں۔ اس واسطے شبہ ہوا یہ خط کہیں نہیں پہنچے گا۔ بایں ہمہ آپ نے بعض دوستوں کے مشورہ پر اسی پتہ پر ایک مفصل لفافہ مع اپنی خواب کے حوالہ ڈاک کر دیا۔ آٹھ دس دن گزر گئے نہ کارڈ کا جواب آیا نہ لفافے کا۔ تب آپ نے یہ خواب اخبار ''الحکم'' میں شائع کرا دی۔ چند روز بعد حیدر آباد دکن سے خط آیا جو ایک بزرگ محمد نظام الدین مدرس کا تھا جنہیں کارڈ تو پہنچ گیا تھا مگر لفافہ اور اخبار نہیں ملا تھا۔ انہوں نے اپنے خط میں حضرت مفتی صاحب کا بہت شکریہ ادا کیا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہے جو آپ نے مجھے خط لکھا۔ اور اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ قادیان کہاں ہے اور اس تلاش کی وجہ یہ تھی کہ مجھے ایک خواب دکھائی گئی جس کے سبب سے مجھے قادیان خط لکھنا ضروری ہو گیا اور وہ خواب فلاں شب پچھلی رات کو صبح دکھایا گیا تھا۔ یہ تاریخ خواب دیکھنے کی اور وقت وہی تھا جس وقت کہ حضرت مفتی صاحب نے خواب میں لفافہ دیکھا۔ (۔) میں نے جناب مرزا صاحب کی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ صرف اس خواب کی بنا پر میں ان کا مرید ہونا چاہتا ہوں۔ مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ کس پتہ پر خط لکھوں۔ اب آپ میری بیعت کی درخواست حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں۔ میں ایک غریب آدمی ہوں۔ سفر خرچ کی طاقت نہیں رکھتا ورنہ خود حاضر ہوتا۔ لیکن میں کوشش کروں گا اور جب میرے پاس سفر خرچ کے واسطے کچھ رقم جمع ہو جائے گی تب حاضر ہو جاؤں گا۔

اس خط میں اس بزرگ نے قسم کھا کر لکھا کہ میں نے فی الحقیقت یہ خواب دیکھا ہے اور جس رات خواب دیکھا میں اس رات میں مسجد میں سویا ہوا تھا۔ چونکہ آپ نے کارڈ میں شہر کا نام نہ لکھا تھا اس واسطے خط مجھے جلد نہ ملا۔ ڈاک خانے والے مختلف شہروں میں اس کو پھراتے رہے۔ آصف آباد حیدر آباد کے ایک محلہ کا نام ہے اس کارڈ پر تقریباً تیرہ مہریں لگی ہوئی ہیں اور بالآخر کسی نے لکھا کہ حیدر آباد میں کوشش کی جائے تب یہ کارڈ یہاں آیا اور مجھے ملا۔ اور میں ایک غریب مدرس ہوں صرف دس روپیہ میری تنخواہ ہے۔ میرے پاس سفر خرچ نہیں ورنہ خود حاضر ہوتا۔ اس واسطے سردست بذریعہ تحریر بیعت کرتا ہوں۔ جب میرے پاس کچھ رقم ہوگی خود حاضر ہوں گا۔

اس خط کے چھ ماہ بعد محمد نظام الدین صاحب خود قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر دستی بیعت بھی کی۔

(بشارات رحمانیہ طبع دوم مولفہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل ص 139)

حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد عالم رویا کی آسمانی شہادتوں کا دریا خلفاء احمدیت کی حقانیت کے لئے بھی رواں دواں ہے۔ اس ضمن میں بعض خوابوں کا ذکر مناسب ہوگا۔

☆ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کے آخری سفر لاہور سے قبل خواب میں دیکھا کہ ''وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 37)

☆ حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے 29 مارچ 1942ء کو بتایا کہ ''حضرت خلیفہ اول کے آخری ایام میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ آپ (یعنی حضرت سیدنا محمود) خلیفہ ہو گئے ہیں اور لوگ آپ کی بیعت کر رہے ہیں میرا یہ رویا سچا تھا اور پورا ہو گیا۔'' آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے پھر بیعت کیوں نہ کی؟ تو انہوں نے کہا کہ ''رویا میں مجھے تو نہیں کہا گیا تھا کہ میں بھی بیعت کروں۔ رویا میں حضرت میاں صاحب کے خلیفہ دوم بننے کی خبر تھی سو وہ پوری ہو گئی''

(الفرقان اپریل 1942ء ص 32)۔

حضرت مصلح موعود اکثر یہ لطیفہ بیان فرمایا کرتے تھے حضرت ماسٹر صاحب کے دل میں چونکہ نور سعادت و ایمان تھا اس لئے خدا کے فضل و کرم سے وہ 1944ء میں نظام خلافت سے وابستہ ہو گئے اور حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔

☆ آغا محمد عبدالعزیز صاحب فاروقی بھڈانہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) نے 1930ء میں ''کوکب دری'' کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس کے ص 5 پر حسب ذیل خواب درج کی:

''آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متمثل ہو گیا۔ اس کے چار پر تھے۔ پہلے پر کے اگلے حصہ پر نور لکھا ہوا تھا اور دوسرے پر کے 1/3 حصہ پر محمود۔ تیسرے پر کے عین وسط میں ناصر الدین اور چوتھے پر اہلبیت۔ ان چاروں پروں کے زیر ایک زرد چادر اور ایک سرخ چادر تھی۔ سرخ چادر زمین پر گر پڑی اور زرد چادر آفتاب میں سما گئی''۔

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے 1942ء کے قریب ایک خواب دیکھی جس میں ''خلیفہ ناصر الدین'' اور ''خلیفہ صلاح الدین'' کا ذکر آتا تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے پوری خواب الفرقان اپریل 1944ء میں شائع فرما دی اور لکھا کہ ''خلیفہ صلاح الدین'' سے مراد حضرت خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود ہے۔

☆ جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل نے اپنی مشہور تالیف ''بشارات رحمانیہ'' طبع دوم کے ص 501 پر 1958ء کی ایک اہم خواب درج کی ہے۔ یہ خواب جناب عبدالسلام صاحب ڈاؤر ضلع ہزارہ کی ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی

درویشِ قادیان

محترم بابا نور احمد صاحب باورچی

آپ کو قرآنی دعائیں اور درثمین کی نظمیں یاد کرنے کا شوق تھا

ایک بہت ہی خوش قسمت درویش! میانہ قد جھکی ہوئی کمر۔ وہ کمر جو لنگر خانہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سالہا سال خدمت کے باعث دہری ہوگئی تھی۔ سادہ دیہاتی وضع۔ سفید ریش۔ چہرے پر شرافت کے نمایاں آثار۔ ٹھنڈی طبیعت میٹھی زبان۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے خادم خاص اور اس مقدس خاندان کی خدمت میں غرق!

یہ تھے بابا نور احمد صاحب باورچی مرحوم۔ جو اپنا ساڑھے پچیس سالہ درویشی کا دور نہایت خاموشی اور خلوص اور متانت سے گزار کر 85 سال کی عمر میں بڑی سرخ روئی کے ساتھ 1973ء میں اپنے مالک حقیقی کے حضور پہنچ گئے۔

بابا مرحوم آج کے بابا نہ تھے۔ بلکہ ابتدائے درویشی سے ہی وہ بابا جی کہلاتے تھے۔ وہ اس لحاظ سے بہت ہی خوش قسمت تھے کہ نہ صرف خود انہیں درویشی کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ ان کے ایک فرزند نذیر احمد صاحب ٹیلر اور ایک داماد فضل الرحمن صاحب بھی ابتداء سے ہی درویش تھے۔ بابا جی مرحوم کے دو اور فرزندوں کو بھی کچھ عرصہ درویشی کے ایام گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ لیکن بتقاضائے حالات وہ واپس پاکستان چلے گئے تھے۔

بابا جی مرحوم ایک طویل عرصہ تک خاندان حضرت مسیح موعود کے مختلف گھرانوں میں بحیثیت باورچی کے طور پر کام کرتے رہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ عمدہ کھانا پکانے کے ماہر تھے۔ لیکن ان مقدس خاندانوں میں کام کرنے کی وجہ سے بابا جی کے اخلاق پر جو اثر پڑا اور تادم آخر قائم رہا وہ یہ تھا کہ وہ نیکی اور تقویٰ کا مجسمہ تھے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی ورد زبان رہتا تھا۔ وہ قریباً قریباً پندرہ سال تک خاکسار کے ہمسایہ میں رہے اور مجھے ان کو بہت قریب سے دیکھنے کے مواقع ملتے رہے۔ موسم گرما کے ایام میں وہ میرے مکان سے باہر ملحقہ میدان میں سویا کرتے تھے اور قرآن پاک کے جو حصے یاد تھے، تلاوت کرتے رہتے یا درثمین کی نظمیں ایک لے کے ساتھ پڑھا کرتے۔ اس بڑھاپے میں بھی انہیں درثمین کی نظمیں قرآنی آیات اور دعائیں یاد کرنے کا شوق تھا۔ کسی سے کاغذ پر یہ چیزیں لکھوا لیتے اور حفظ کرتے رہتے۔ چلتے پھرتے راستے میں جو بھی مل جاتا کاغذ کا پرزہ اس کے ہاتھ میں دے دیتے اور کہتے ذرا پڑھ کر بتا دو۔ اور پھر حفظ کرنے لگتے۔ گو وہ ان پڑھ تھے۔ لیکن میں نے مدتوں انہیں اشعار و آیات پڑھتے سنا۔ اور ان کا تلفظ بالکل درست ہوتا۔

بابا جی مرحوم کی اہلیہ مائی حسین بی بی صاحبہ جب چند سال قبل فوت ہو گئیں تو اس کا بابا جی کی صحت پر اثر پڑا۔ کچھ تو اس لئے کہ طویل زندگی کا ساتھی جدا ہو گیا۔ اور کچھ اس لئے کہ مائی حسین بی بی بابا جی کی بہت خدمت کرتی تھیں۔ اور روزانہ مالش کیا کرتی تھیں۔ مائی حسین بی بی کی وفات کے بعد جب بابا جی کے زخم ذرا مندمل ہو گئے تو اس لئے کہ بابا جی میرے ہمسایہ تھے اور میرے ساتھ بے تکلفی سے ہنسی مزاح کی باتیں کیا کرتے تھے۔ میں انہیں کہتا کہ بابا جی! مائی حسین بی بی کا کوئی خط آیا ہے؟ وہ ہنس کر کہتے تمہیں بھی کسی روز تمہاری مرحومہ بیوی کا خط آجائے گا اور اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اس دنیا میں جو بھی آیا ہے جلد یا بدیر اس کے مرحومین کی طرف سے بلاوا آنے والا ہے۔ بابا جی کی اہلیہ مائی حسین بی بی بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں۔ میں کئی دفعہ بابا جی کو چھیڑتا!!! مائی حسین بی بی کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ میں نے یہاں مکان تعمیر کر لیا ہے۔ بابا جی کو جلد بھیج دو۔ بابا جی اس سے چڑتے نہیں تھے بلکہ ہنس کر وہی جواب دیتے، کسی وقت تمہاری مرحومہ بیوی کا خط بھی تمہارے نام آجائے گا............!!

گو بابا جی اپنی زندگی کے آخری سالوں میں کافی کمزور ہو چکے تھے۔ لیکن متحرک رہتے تھے۔ ان تمام گھروں میں جن کے ساتھ بابا جی کے بزرگانہ مراسم تھے قریباً روزانہ جاتے۔ وہ جب موسم گرما میں اپنے بوجھل بڑھاپے کو قریباً گھسیٹتے ہوئے دومنزلہ بیت مبارک کی اوپر کی چھت پر پہنچتے تو کئی نوجوانوں کی سستیوں کے لئے تازیانہ بن جاتے۔ گو وہ ریٹائر ہو چکے تھے۔ اور بڑھاپے نے اعضاء کو مضمحل کر دیا تھا۔ لیکن جب سالانہ جلسوں پر ان کی خدمات کی ضرورت پڑتی تو وہ بڑے شوق سے انجام دیتے۔ اور اپنی جھکی ہوئی کمر کے ساتھ سالن کی دیگوں کے اردگرد چکر لگاتے۔

چند سال قبل بابا جی فرش پر سے پھسل کر گر پڑے تو کولہے کی ہڈی میں بال آ گیا۔ لوکل علاج راس نہ آیا۔ تو بابا جی کو امرتسر وی۔ جے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ لیکن وہ بابا جی جنہوں نے ایک ان تھک اور متحرک زندگی گزاری تھی، انہیں ہسپتال کے بیڈ پر لیٹے رہنا سخت دوبھر تھا وہ ڈاکٹری مشورہ کو نظر انداز کر کے واپس قادیان آ گئے۔ یہاں کافی دنوں تک علاج ہوا۔ لیکن آخر وہ وقت موعود آ گیا جس کا کوئی علاج آج تک ڈاکٹروں سے نہیں ہو سکا۔ بیماری کے ایام میں ان کے بیٹے اور بیٹی اور داماد نے بہت خدمت کی۔ خاص طور پر ان کی بیٹی اللہ رکھی صاحبہ نے اپنے بوڑھے بزرگ باپ کی بہت دعائیں لیں۔

یوں تو بیماری کے آخری ایام میں وہ کئی روز تک زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہے۔ لیکن میرا ذوق کہتا ہے کہ انہیں گویا کسی کا انتظار تھا۔ یہ ذکر ابتداء میں ہو چکا ہے کہ بابا جی خاندان حضرت مسیح موعود کے خادم خاص تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ان ایام میں دورہ پر باہر تھے۔ امرتسر میں ٹرین سے اتر کر واپس تشریف لا رہے تھے عین اس وقت جبکہ صاحبزادہ صاحب قادیان کی حدود میں داخل ہوئے، بابا جی اپنے سفر آخرت پر روانہ ہو گئے۔ اور یوں ہمارے ایک بزرگ درویش ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔

بابا جی مرحوم موصی تھے۔ نماز جنازہ کے بعد انہیں بہشتی مقبرہ میں قطعہ 9 میں دفن کر دیا گیا۔

(بدر یکم نومبر 1973ء)

(مرسلہ: عطاء القدوس صاحب)

حق دلوایا

حضور ﷺ نے اپنی جوانی میں معاہدہ حلف الفضول میں شرکت کی تھی جس کے سب شرکاء نے وعدہ کیا کہ ہم ہمیشہ ظلم کو روکیں گے اور مظلوم کی مدد کریں گے۔

اس عہد کی حضورؐ نے اس وقت بھی پاسداری کی۔ بلکہ سب سے بڑھ کر کی اور حقیقت میں ایفائے عہد کے شاندار نظارے بعثت کے بعد دکھلائے جب شدید دشمنوں اور ظالموں کے مقابل پر حضورؐ نے اپنی جان اور عزت کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے معاہدہ حلف الفضول کے تحت مظلوموں کا حق دلوانے کی بھرپور سعی کی۔

اس کی تائید میں یہ واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔

اراش قبیلہ کا ایک فرد مکہ میں اونٹ بیچنے کے لئے لایا۔ ابوجہل نے اس سے ایک اونٹ خریدا اور رقم ادا کرنے کے لئے ٹال مٹول کرنے لگا۔ وہ شخص دہائی دیتا ہوا قریش کے سرداروں کی مجلس میں پہنچ گیا۔ اور بلند آواز سے کہنے لگا

اے سردارو مجھ غریب مسافر کا حق ابوالحکم نے مار لیا ہے۔ مجھے اونٹ کی قیمت دلا دو۔

اس وقت حضور ﷺ مسجد حرام کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے۔ اور وہ سب سردار جانتے تھے کہ ابوجہل حضور ﷺ سے سخت دشمنی رکھتا ہے۔ انہوں نے اس شخص سے استہزاء کرتے ہوئے حضورؐ کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ شخص تجھے حق دلا سکتا ہے۔

وہ شخص حضورؐ کے پاس پہنچا اور اپنی داستان سنائی۔ حضورؐ اس کی بات سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوجہل کی طرف جانے لگے۔ قریشی سرداروں نے ایک شخص سے کہا کہ تو ان کے پیچھے جا اور دیکھ کیا ہوتا ہے۔

حضورؐ اس شخص کے ساتھ ابوجہل کے دروازہ پر پہنچے۔ دستک دی۔ اس نے پوچھا کون ہے فرمایا میں محمدؐ ہوں تم باہر آؤ۔

ابوجہل باہر آیا تو فرمایا اس شخص کا حق ادا کرو۔

وہ کہنے لگا آپ یہیں ٹھہریں میں ابھی اس کی رقم لے کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور رقم لے کر آیا۔ وہ شخص واپس جاتے ہوئے اہل قریش کی اسی مجلس کے پاس ٹھہرا اور کہا اللہ محمدؐ کو جزا دے مجھے میرا حق مل گیا۔

اتنی دیر میں وہ شخص جو حضورؐ کے تعاقب میں بھیجا گیا تھا واپس آ گیا اور ابوجہل کے متعلق سارا واقعہ بیان کیا۔ تو سب سخت حیران ہوئے۔

تھوڑی دیر بعد ابوجہل آیا تو سب نے اسے لعن طعن کی۔

اس نے کہا جب میں محمدؐ کے بلانے پر باہر آیا تھا تو میں نے دیکھا کہ محمدؐ کے پیچھے قوی الجثہ خوفناک زبردست جبڑوں والا اونٹ ہے اور اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے نگل جاتا۔

(السیرۃ النبویہ۔ ابن کثیر جلد اول ص 469 قصۃ الاراشی دار احیاء التراث العربی بیروت)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36187 میں وسیم احمد ولد منیر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگھڑ شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وسیم احمد ولد منیر احمد سانگھڑ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 36188 میں ثمرہ منیر بنت منیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثمرہ منیر بنت منیر احمد گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ سندھ گواہ شد نمبر 1 عبدالخالق ناصر ولد امام بخش سونگی صاحب شہداد پور گواہ شد نمبر 2 رانا محمد ظفر اللہ والد رانا عطاء اللہ ناصر آباد غربی ربوہ

مسل نمبر 36189 میں ایاز احمد مغل ولد ظفر احمد مغل قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جیکب آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ایاز احمد مغل ولد ظفر احمد مغل جیکب آباد سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد حسین شاہد ولد فیروز دین کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم مربی سلسلہ ضلع سانگھڑ

مسل نمبر 36190 میں مرزا رشید الدین ولد مرزا محمد عتیق قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری پاک سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا رشید الدین ولد مرزا محمد عتیق کنری پاک سندھ گواہ شد نمبر 1 عطاء اللہ درویش ولد محمد بخش کنری سندھ گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد عتیق والد موصی

مسل نمبر 36191 میں مرزا وجیہہ الدین ولد مرزا محمد عتیق قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری پاک ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا وجیہہ الدین ولد مرزا محمد عتیق کنری پاک سندھ گواہ شد نمبر 1 عطاء اللہ درویش ولد محمد بخش کنری پاک گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد عتیق والد موصی

مسل نمبر 36194 میں کوثر داؤد علوی بنت داؤد احمد علوی قوم علوی پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ عطا محمد علوی ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کوثر داؤد علوی بنت داؤد احمد علوی گوٹھ عطا محمد علوی سندھ گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد علوی والد موصی گواہ شد نمبر 2 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 36195 میں جمیلہ نصرت زوجہ ڈاکٹر داؤد احمد علوی قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ عطاء محمد علوی ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج تاریخ 6-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور وزنی 2 تولے مالیتی -/14000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ ترکہ والدین زرعی زمین رقبہ ساڑھے چار ایکڑ مالیتی -/1200000 جس کے ورثاء 6 بھائی بہن ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ جمیلہ نصرت زوجہ ڈاکٹر داؤد علوی گوٹھ عطاء محمد علوی سندھ گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد علوی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 36196 میں ادریس احمد چیمہ ولد ممتاز احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیر پور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 10 ایکڑ 26.3 گھنٹہ واقع باندی گوٹھ عطاء محمد علوی ضلع نواب شاہ سندھ (والد صاحب کے ساتھ مشترکہ) اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ادریس احمد چیمہ ولد ممتاز احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ سندھ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد چیمہ ولد نبی احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ

مسل نمبر 36197 میں عافیہ منصورہ زوجہ ادریس احمد چیمہ قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیر پور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/100000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 150 گرام مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عافیہ منصورہ زوجہ ادریس احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ گواہ شد نمبر 1 ادریس احمد چیمہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد چیمہ ولد نبی احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ

مسل نمبر 36198 میں انیس احمد چیمہ ولد ممتاز احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیر پور میرس

سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 10 ایکڑ 25.3 گھنٹے واقع باندھی گوٹھ عطا محمد علوی (والد صاحب کے ساتھ مشترکہ) اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انیس احمد چیمہ ولد ممتاز احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ سندھ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود ولد نذیر احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ سندھ گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد چیمہ والد موصی

مسل نمبر 36199 میں عطیۃ القدوس زوجہ انیس احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیر پور میرس سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/100000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 150 گرام مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عطیۃ القدوس زوجہ انیس احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ گواہ شد نمبر 1 انیس احمد چیمہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد چیمہ ولد نبی احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ

مسل نمبر 36200 میں سلیمان قیصر چیمہ ولد ممتاز احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیر پور میرس سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 10 ایکڑ 25.3 گھنٹے واقع گوٹھ عطا محمد علوی (والد صاحب کے ساتھ مشترکہ) اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کی اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلیمان قیصر چیمہ ولد ممتاز احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ گواہ شد نمبر 2 ادریس احمد احمد چیمہ برادر موصی

مسل نمبر 36201 میں شمس النہار زوجہ سلیمان قیصر چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیر پور میرس سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/100000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 140 گرام مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شمس النہار زوجہ سلیمان قیصر چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ گواہ شد نمبر 1 سلیمان قیصر چیمہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد چیمہ ولد نبی احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ

مسل نمبر 36204 میں زاہدہ عصمت زوجہ نسیم احمد چیمہ قوم علوی پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیر پور میرس سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/60000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/3000 روپے۔ 3۔ 5 عدد بھینس -/65000 روپے۔ 4۔ نقد رقم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ زاہدہ عصمت زوجہ نسیم احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ سندھ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد چیمہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد چیمہ ولد غلام سرور چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

✿ مکرم قاری حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ و استاد مدرسۃ الحفظ ربوہ لکھتے ہیں۔ مورخہ 16۔ اپریل 2004ء بروز جمعۃ المبارک خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عالیہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری منور احمد صابر صاحب ایڈووکیٹ (ٹیکس کنسلٹنٹ) سابق زعیم انصاراللہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم مبارک احمد وینس صاحب ابن مکرم چوہدری منور احمد وینس صاحب مرحوم اورنگی ٹاؤن کراچی حال دارالیمن غربی ربوہ سے بعوض 35 ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے بیت التوحید آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ مکرمہ عالیہ بشریٰ صاحبہ درویش قادیان چوہدری محمد شریف صاحب بھنڈر سابق صدر کوٹلی تتوملی ضلع نارووال کی پوتی ہیں۔ مکرم مبارک وینس صاحب موصوف حضرت محمد اسماعیل صاحب آف بیداد پور درکان ضلع شیخوپورہ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دینی و دنیاوی لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بہت بابرکت کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مرزا عبدالحی صاحب بابت ترکہ مکرم مولانا رشید احمد چغتائی صاحب)

✿ مکرم مرزا عبدالحی صاحب ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولانا رشید احمد چغتائی صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ درج ذیل تفصیل کے مطابق کچھ رقم ان کی امانت ذاتی میں جمع ہے۔ (1) امانت ذاتی نمبر 644/9-100 خزانہ صدر انجمن احمدیہ 64,361-20 روپے (2) امانت ذاتی 13/35 امانت تحریک جدید 34,142-50 کل میزان 98,503-70 روپے۔ یہ رقم ان کے ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردی جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم مرزا عبدالحی صاحب (بیٹا)
(2) محترمہ امتہ الحلیم زاہدہ صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ نعیمہ ثروت صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ امتہ الحی بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ قیصرہ شاہین صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ امتہ الجمیل صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

''میرے ایک غیر مبائع دوست تھے جن کے ساتھ عرصہ سے اختلافی مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا اور ساتھ ساتھ دعائیں بھی اس کے لئے کرتا رہا۔ چنانچہ 1958ء میں میں نے ایک خواب دیکھی کہ وہ مجھے خواب میں کہہ رہے ہیں کہ مجھے آپ کی جماعت کی صداقت کا انکشاف ہوگیا ہے اور وہ اس طرح کہ میں نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو ایسی حالت میں دیکھا کہ وہ مجدد ہیں''

چنانچہ میں نے یہ خواب اپنی نوٹ بک میں درج کرلی اور 1958ء کے بعد بھی اس کے ساتھ تبادلہ خیال کرتا رہا اور دعائیں بھی جاری رکھیں اور اس عرصہ کے دوران اسے بہت کچھ تسلی ہوگئی اور خداتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اسے توفیق دی کہ اس نے اگست 1965ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بابرکت عہد خلافت میں بیعت فارم پر کر کے بیعت کرلی اور اب خداوند تعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت مخلص احمدی ہے۔ خداتعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ آمین ان کا اسم گرامی خورشید عالم صاحب ہے۔ والسلام عبدالسلام آر۔ این گورنمنٹ سنی ٹوریم ڈاڈر براستہ مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ'' (بشارات رحمانیہ جلد اول ص 501)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 27/ اپریل 2004ء

12-00 a.m	لقاء مع العرب
12-30 a.m	بچوں کا پروگرام
1-30 a.m	خطبہ جمعہ
2-30 a.m	علمی خطابات
3-30 a.m	سوال وجواب
4-30 a.m	زندہ لوگ
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ
7-00 a.m	بچوں کا پروگرام
7-20 a.m	سوال وجواب
8-45 a.m	طب وصحت کی باتیں
9-15 a.m	لجنہ میگزین
9-45 a.m	خطبہ جمعہ
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-00 p.m	ورائٹی پروگرام
1-00 p.m	سندھی پروگرام
2-05 p.m	سوال وجواب
3-30 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	طب وصحت کی باتیں
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	تعارفی پروگرام
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	اردو ملاقات
9-00 p.m	بچوں کا پروگرام
10-00 p.m	لجنہ میگزین
11-00 p.m	سوال وجواب

بدھ 28/ اپریل 2004ء

12-00 a.m	لقاء مع العرب
12-30 a.m	بچوں کا پروگرام
1-30 a.m	لجنہ میگزین
2-30 a.m	سوال وجواب
3-30 a.m	چلڈرنز کلاس
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز پروگرام
7-00 a.m	سوال وجواب
7-30 a.m	ہماری کائنات
7-50 a.m	زندہ لوگ
9-15 a.m	گفتگو
9-45 a.m	چلڈرنز پروگرام
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-00 p.m	فرانسیسی پروگرام
1-00 p.m	سواحیلی سروس
1-45 p.m	مجلس سوال وجواب
3-00 p.m	ہماری کائنات
3-30 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	تعارفی پروگرام
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	تقریر جلسہ سالانہ
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ
9-00 p.m	گلشن وقف نو
10-00 p.m	تقریر جلسہ سالانہ
11-00 p.m	سوال وجواب

جمعرات 29/ اپریل 2004ء

12-30 a.m	چلڈرنز کارنر
1-30 a.m	چلڈرنز کلاس
2-30 a.m	لجنہ میگزین
3-30 a.m	مجلس سوال وجواب
4-30 a.m	زندہ لوگ
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	بستان وقف نو
7-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-30 a.m	چلڈرنز کلاس
8-45 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
9-15 a.m	اردو ادب کا دبستان
9-45 a.m	بستان وقف نو
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
12-00 p.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	پشتو پروگرام
1-40 p.m	سوال وجواب
2-25 p.m	ترجمۃ القرآن
3-00 p.m	لائف سٹائل
3-30 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	تعارفی پروگرام
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ
9-00 p.m	دورہ افریقہ
10-00 p.m	ترجمۃ القرآن

زیارت مرکز واقفین نو!

گزشتہ دنوں مندرجہ ذیل وفود واقفین نو زیارت کے لئے مرکز سلسلہ آئے۔ ربوہ میں اپنے قیام کے دوران وفود نے ربوہ کے مختلف قابل دید مقامات کی سیر کی۔ MTA کیلئے ریکارڈنگ بھی کی گئی۔ اسی طرح وفود کی بزرگان سلسلہ سے ملاقات بھی کروائی گئی۔ جنہوں نے بچوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

☆ مورخہ 19 تا 21 مارچ 2004ء مغلپورہ لاہور سے واقفین کا وفد زیارت مرکز کیلئے آیا۔ حاضری واقفین نو بچے/بچیاں 28 والدین 26۔

☆ مورخہ 2 تا 3/ اپریل 2004ء واقفات نو 8 والدین 10 دیگر 2۔

☆ مورخہ 4/ اپریل 2004ء ایک یوم کے لئے جڑانوالہ ضلع فیصل آباد سے واقفین نو کا وفد زیارت مرکز کیلئے ربوہ آیا، حاضری واقفین نو بچے/بچیاں 31 والدین 41۔

☆ مورخہ 5 تا 18۔ اپریل 2004ء خانہ میانوالی ضلع نارووال سے واقفین نو کا وفد زیارت مرکز کیلئے ربوہ آیا۔ حاضری واقفین نو 12 واقفات نو 9 مائیں 20 دیگر 2۔

☆ مورخہ 8 تا 11۔ اپریل نارووال شہر سے واقفین نو کا وفد زیارت مرکز کیلئے ربوہ آیا حاضری واقفین نو اور واقفات نو 19 مائیں 29 دیگر 3۔ (وکالت وقف نو)

محبوب مفید اطہرا
چھوٹی -/50 روپے بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

خالص سونے کے زیورات
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد۔ میاں مظہر احمد
Ph: 212868 Res: 212867 Mob: 0320-4891448

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

معیاری ہومیو پیتھک ادویات
○ جرمن ولوکل پوٹینسیاں، مدرٹنکچرز
○ سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک
○ خالی ڈبیاں، ڈراپرز، بوتلیں
○ انگلش واردو ہومیو پیتھک کتب
○ جرمن پوٹینسی سے تیارہ کردہ بریف کیس
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون: 213156 فیکس: 212299

سی پی ایل نمبر 29

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
احمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
ملک غلام یٰسین۔ محمد نواز احمد ملک
Mob: 0320-4893942
دوکان: 04524-214661
رہائش: 04524-214228-213051

ہر قسم کے سائیکلوں کی تمام ورائٹی
اشفاق سائیکل سٹور
سائیکلوں کی دنیا میں منفرد نام گزشتہ 24 سال سے احباب جماعت کی خدمت میں مصروف عمل احباب جماعت کے لئے ہم نئی سے نئی ورائٹی پیش کرتے ہیں۔
چائنیز، سہراب، فونکس، ایگل، فونٹین بائیک، شہباز، جوگنگ مشین، بے بی سائیکل، واکر وغیرہ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
نیز نقد اور آسان قسطوں پر ہر قسم کے سائیکل، واشنگ مشین پنکھے، ایئر کولر، ٹی وی ٹرالی وغیرہ حاصل کریں۔
پروپرائٹرز: شیخ اشفاق احمد، شیخ نوید احمد
Ph:213652

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے ڈیجیٹل ریسیور دستیاب ہیں
نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر سپلٹ AC وِنڈو AC واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل ویوز، فلپس ایل جی سام سنگ سپر ایشیا ساؤنڈ
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
طالب دعا: منصور احمد
7223228 7357309